118557 ـ دخول سے قبل اور خلوت كے بعد طلاق دينا رجعى ہے يا بائن ؟

سوال

ميں نے ايك لڑكى سے عقد نكاح كيا ہے كئى بار ميں نے اس سے لمبى مدت تك خلوت بھى كى، اور ہمارے درميان تقريبا بغير دخول كے معاشرت بھى ہوئى، پھر ميں نے اسے طلاق دے دى كيا مجھے اس سے نئے مہر كے ساتھ نيا عقد نكاح كيے بغير رجوع كا حق حاصل ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر طلاق دخول اور خلوت سے قبل ہوئى ہو تو يہ طلاق بائن ہو گى اس ميں كوئى رجوع نہيں ہو سكتا، صرف اسى صورت ميں خاوند كو واپس مل سكتى ہے جب وہ نيا نكاح اور نيا مہر ہو، اور پھر اس ميں نكاح كى سب شروط پائى جائيں مثلا بيوى كى رضامندى اور ولى كى موجودگى اور دو گواہ كا ہونا.

ليكن اگر طلاق خلوت كے بعد اور دخول سے قبل ہوئى ہو تو اس مسئلہ ميں فقھاء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، چنانچہ جمہور كہتے ہيں كہ يہ پہلے كى طرح طلاق بائن ہے.

اور حنابلہ كہتے ہيں كہ يہ طلاق رجعى ہوگى اس ليے خاوند كو حق حاصل ہے كہ وہ عدت كے اندر اندر بيوى سے رجوع كر سكتا ہے.

الموسوعۃ الفقھيۃ ميں رجوع كرنے كى شروط كے متعلق درج ہے:

" دوسرى شرط:

طلاق شدہ بيوى سے رجوع دخول كے بعد ہو، اگر دخول كرنے سے قبل بيوى كو طلاق دے دى اور اس سے رجوع كرنا چاہا تو بالاتفاق اسے رجوع كرنے كا حق حاصل نہيں ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم مومن عورتوں سے نكاح كروا ور پھر انہيں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے ليے ان پر كوئى عدت نہيں جسے تم شمار كرو، چنانچہ تم انہيں فائدہ دو اور انہيں اچھے طريقہ سے چھوڑ دو .

لیکن حنابلہ نے رجوع کے اعتبار سے صحیح خلوت کو دخول کے حکم میں شامل کیا ہے؛ کہ اس سے رجوع کرنا صحیح ہے؛ کیونکہ خلوت پر دخول جیسے احکام مرتب ہوتے ہیں، لیکن احناف اور مالكي اور شافعی حضرات کے مسلك کے مطابق صحیح رجوع کے لیے دخول کا ہونا ضروری ہے، صرف خلوت ہی کافی نہیں " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (22 / 107).

الشرح الممتع میں رجوع کی شروط بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت مدخولہ ہو، اور جب یہ کہا جائے کہ وہ مدخولہ ہو یعنی خاوند نے اس سے جماع کیا ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو الاحزاب (49).

اور جب اس کی عدت نہ ہو تو پھر رجوع بھی نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ جب اسے نے اسے طلاق دی تو غیر مدخولہ تھی تو اس طرح وہ مطلقہ بائن ہو گی، اور اس کی کوئی عدت نہیں.

یا پھر اس عورت سے خلوت کی گئی ہو اور خلوت کرنے والا خاوند ہو، یعنی اس نے بیوی سے دخول کیا ہو یا پھر خلوت کی ہو؛ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فیصلہ یہی ہے کہ خلوت دخول کی طرح ہی ہے.

اس لیے اگر خلوت اور دخول سے قبل طلاق ہو تو اس میں رجوع نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس کی عدت نہیں ہے، اس لیے طلاق کا کلمہ کہتے ہی وہ بائن ہو جائیگی اور اس سے جدا ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 182).

بلاشك و شبہ احتیاط اسی میں ہے کہ جمہور کے قول کو لیا جائے اور نیا نکاح کیا جائے، اور آپ کو چاہیے کہ آپ دونوں تھوڑا سا مہر مقرر کر لیں.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (97229) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .